سورة النساء

آیات ۱۳- ۱۸

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٣﴾ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ
يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٤﴾ ع وَ الّٰتِىْ يَاْتِيْنَ
الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا
فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿١٥﴾
وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿١٦﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ
يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧﴾
وَ لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ
اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾

سورة النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے
اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست-

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام- داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں ...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی
نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی
اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَذٰ لِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۳﴾

حُدود : جن جرائم کی سزا قرآن میں بیان کی گئی ہے

تعزیر: جس گناہ (یا جرم) کی سزا قرآن و سنت میں بیان نہیں کی گئی اور اس کو حاکم وقت، ریاست یا عدالت پر چھوڑ دیا گیا

تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ - یہ اللہ کی حدیں ہیں

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ - اور جو اطاعت کرے گا اللہ کی

وَرَسُوۡلَهٗ - اور اس کے رسول ﷺ کی

يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ - تو وہ داخل کرے گا ان کو ایسے باغات میں

تَجۡرِىۡ - جاری ہیں

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ - نیچے سے جن کے نہریں

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا - ہمیشہ رہنے والے ہیں جن میں

فَوز - کامیابی، نجات، مراد کو پہنچنا

وَذٰ لِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ - اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے

وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ يُدۡخِلۡهُ نَارًا خَالِدًا فِيۡهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ۞١٤

عَصَى يَعصِي ، عَصْيًا و مَعْصِيَةٌ ...
نافرمانی کرنا، بغاوت کرنا، مخالفت کرنا

وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ - اور جو نافرمانی کرے گا اللہ کی

وَرَسُوۡلَهٗ - اور اس رسول ﷺ کی

(ع د و)

تَعَدَّى يَتَعَدَّى ، تَعَدِّيًا - عبور کرنا، تجاوز کرنا (٧)

يَتَعَدَّ اصل میں يَتَعَدَّى تھا، شرط (مَنْ) کی وجہ سے ی گر گیا

وَيَتَعَدَّ - اور تجاوز کرے گا

حُدُوۡدَهٗ - اس کی حدوں سے

يُدۡخِلۡهُ نَارًا - تو وہ داخل کرے گا اس کو ایک ایسی آگ میں

خَالِدًا فِيۡهَا - ہمیشہ رہنے والا ہے جس میں

وَلَهٗ - اور اس کے لیے ہی

عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ - ایک رسوا کرنے والا عذاب ہے

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ
يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾

یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا اُسے
اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ان
باغوں میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے، اور جو اللہ اور اُس کے رسول
کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا اُسے اللہ
آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن سزا ہے

Those are limits set by Allah: those who obey Allah and His Messenger will be admitted to Gardens with rivers flowing beneath, to abide therein (for ever) and that will be the supreme achievement. But those who disobey Allah and His Messenger and transgress His limits will be admitted to a Fire, to abide therein: And they shall have a humiliating punishment.

محمد اقبال

آیت ۱۴-۱۳

ان مفاسد کا سدباب کیا گیا ہے جو حد سے بڑھی ہوئی حبِ دنیا سے پیدا ہوتے ہیں۔اور جن کی وجہ سے معاشرے میں ابتری پیدا ہوتی اور قطعِ رحمی کا راستہ کھلتا ہے

تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۳﴾

قرآن کتاب قانون بھی ، کتاب نصیحت بھی

- قرآن کریم صرف آئین اور قانون کی کتاب نہیں کہ جس میں ایک ترتیب سے آئینی دفعات بیان کردی جائیں، بلکہ یہ ایک کتاب نصیحت بھی ہے جس میں ہمدردی و خیر خواہی کے تمام اسالیب اختیار کیے گئے ہیں
- کبھی انعامات کا ذکر کرکے عمل کی آمادگی کی ترغیب اور کبھی نافرمانی کے انجام سے ڈرا کر ترہیب کا اسلوب
- گذشتہ دو آیات میں احکام میراث تفصیلًا بیان فرما کر ان کے بارے میں بتایا کہ یہ سب مذکورہ احکام میراث خداوندی ضابطہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مقرر حدیں ہیں
- ان حدود کے ذریعے اپنی پسند و ناپسند کی لکیریں کھینچ کر صاف واضح کردیا ہے کہ ان حدود اور ان لکیروں کے ایک طرف اللہ کے فرمان برداروں کی جگہ ہے اور دوسری طرف اس کے نافرمانوں کی۔
- اس لیے کبھی ان حدود کو پھلانگنے اور پامال کرنے کی کوشش نہ کرنا اگر تم ان حدود کی پاسداری کرو اور اللہ کے احکام کی تعمیل کرو تو اس کا وعدہ ہے کہ وہ آخرت میں ایسی جنتیں عطا فرمائے گا جن کی نعمتوں کے بارے میں کوئی انسان صحیح صحیح گمان بھی نہیں کر سکتا ۔ (احکامات کی تعمیل پر کیسے کیسے انعامات !)
- اگلی آیت میں ان ضابطوں کے نہ ماننے اور ان کے خلاف کرنے والوں کا حال بیان ہوا ہے

وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ يُدۡخِلۡهُ نَارًا خَالِدًا فِيۡهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۱۴﴾

حدود اللہ سے تجاوز کرنے والوں کا ہولناک انجام

- یہ ایک بڑی خوفناک آیت ہے جس میں ان لوگوں کو ہمیشگی کے عذاب کی دھمکی دی گئی۔ جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے قانون وراثت کو تبدیل کریں، یا ان دوسری قانونی حدوں کو توڑیں جو خدا نے اپنی کتاب میں واضح طور پر مقرر کر دی ہیں
- اگر ان ضوابط کی خلاف ورزی اور ان حدود کی پامالی بغاوت اور سرکشی کی وجہ سے ہو رہی ہے تو یہ یہودیوں کی سی جسارت ہے جنہوں نے اللہ کے قانون کو بدلا اور اس کی حدوں کو توڑا۔
- اگر یہ نافرمانی محض غفلت کے باعث اور دنیاوی ترغیبات کے سبب سے ہے تو سزا تو پھر بھی ملے گی
- آپ اللہ کے بیان کردہ اس قانونِ وراثت کی ہمارے معاشرے میں کھلم کھلا خلاف ورزی پر غور کیجئے ! آپ اسے کس زمرے میں رکھیں گے ؟

کہیں عورتوں کو میراث سے مستقل طور پر محروم کیا گیا، کہیں صرف بڑے بیٹے کو میراث کا مستحق ٹھہرایا گیا، کہیں سرے سے تقسیم میراث ہی کے طریقے کو چھوڑ کر "مشترک خاندانی جائداد" کا طریقہ اختیار کر لیا گیا، کہیں عورتوں اور مردوں کا حصہ برابر کر دیا گیا اور اب ان پرانی بغاوتوں کے ساتھ تازہ ترین بغاوت یہ ہے کہ بعض مسلمان ریاستیں اہل مغرب کی تقلید میں "وفات ٹیکس Death Duty " اپنے ہاں رائج کر رہی ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ میت کے وارثوں میں ایک وارث حکومت بھی ہے، جس کا حصہ رکھنا اللہ تعالیٰ بھول گئے تھے !

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ مِنْ نِّسَآئِکُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَۃً مِّنْکُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا

وَالّٰتِیْ - اور جو عورتیں

وَ: حرف عطف

اَلّٰتِیْ (اللاَّتِي) : الَّتِي - کی جمع (مؤنث کے لیے)

یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ - کرتی ہیں بے حیائی

فَحَشَ یَفْحُشُ ، فَحْشًا - حد اخلاق سے گذرا ہوا، گندہ

فَاحشہ- قباحت میں حد سے بڑھی ہوئی برائی، (ایسی بے حیائی جس کا اثر دوسرے پر پڑے)

مِنْ نِّسَآئِکُمْ - تمہاری عورتوں میں سے

فَاسْتَشْهِدُوْا - تو گواہ طلب کرو

(ش ھ د)

اِستَشْهَدَ یَسْتَشْهَدُ ، اِسْتِشْهَادًا

گواہ لانا، یا گواہ طلب کرنا (X)

عَلَیْهِنَّ - ان پر

اَرْبَعَۃً مِّنْکُمْ - چار تم میں سے

فَاِنْ شَهِدُوْا - پھر اگر وہ لوگ گواہی دیں

فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ فِى الۡبُيُوۡتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰٮهُنَّ الۡمَوۡتُ اَوۡ يَجۡعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيۡلًا ﴿۱۵﴾

فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ - تو تم لوگ روکو ان کو

أَمسَكَ يُمسِكُ ، إمسَاكًا - روکنا (IV)

امساك: بندش، رکنا، کنجوسی، بخل

فِى الۡبُيُوۡتِ - گھروں میں

حَتّٰى يَتَوَفّٰٮهُنَّ - یہاں تک کہ پورا لے لے ان کو

(و ف ي)

تَوَفّٰى يَتَوَفّٰى ، توفّيًا - پوراپورالینا۔ قبضہ کرلینا (V)

وَفٰى يَفِي ، وَفَاءً و إيْفَاءً - وعدہ پورا کرنا تعلق نبھانا، قرض ادا کرنا (I)

وَفّٰى يُوَفِّي ، تَوْفِيَةً - پوراپورا دینا (حق وغیرہ) (II)

اِسْتَوْفٰى يَسْتَوْفِي ، اِسْتِيفَاءً - پوراپورا وصول کرنا (X)

الۡمَوۡتُ - موت

اَوۡ يَجۡعَلَ اللّٰهُ - یا نکالے اللہ

لَهُنَّ سَبِيۡلًا - ان کے لیے کوئی راہ

وَالّٰتِیۡ یَاۡتِیۡنَ الۡفَاحِشَۃَ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ فَاسۡتَشۡہِدُوۡا عَلَیۡہِنَّ اَرۡبَعَۃً مِّنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ شَہِدُوۡا
فَاَمۡسِکُوۡہُنَّ فِی الۡبُیُوۡتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰہُنَّ الۡمَوۡتُ اَوۡ یَجۡعَلَ اللّٰہُ لَہُنَّ سَبِیۡلًا ﴿۱۵﴾

تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں اُن پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو، اور اگر چار آدمی گواہی دے دیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آ جائے یا اللہ اُن کے لیے کوئی راستہ نکال دے

And as for those of your women who become guilty of immoral conduct, call upon four from among you who have witnessed their guilt; and if these bear witness thereto, confine the guilty women to their houses until death takes them away or God opens for them a way

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝١٦

وَالَّذٰنِ - اور جو دو

و - حرف عطف

الَّذٰنِ (الَّذَانِ) : اَلَّذِي - کا تثنیہ (مذکّر کے لیے)

يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ - کرتے ہیں وہی (یعنی بے حیائی) تم میں سے

لیکن مذکر مؤنث دونوں کے لیے بھی استعمال ہو سکتا ہے

أَتَى يَأتِي ، إِتْيانًا آنا، آپہنچنا، ارتکاب کرنا

يَاتِيَان : تثنیہ کا صیغہ (مذکّر غائب)

فَاٰذُوْهُمَا - تو اذیت دو ان دونوں کو

آذَى يُؤَاذِي ، إِيذَاءً تکلیف/ اذیت دینا (IV)

فَاِنْ تَابَا - پھر اگر دونوں توبہ کریں

وَاَصْلَحَا - اور دونوں اصلاح کریں

فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا - تو تم درگزر کرو دونوں سے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ - یقیناً اللہ تعالیٰ ہے

تَوَّابًا رَّحِيْمًا - توبہ قبول کرنے والا ہے رحم کرنے والا

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿١٦﴾

اور تم میں سے جو اس فعل کا ارتکاب کریں اُن دونوں کو تکلیف دو، پھر اگر
وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کر لیں تو انہیں چھوڑ دو کہ اللہ بہت توبہ قبول
کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

And punish [thus] both of the guilty parties; but if they both repent and mend their ways, leave them alone: for, behold, God is an acceptor of repentance, a dispenser of grace.

محمد اقبال

آیت ۱۶-۱۵

ان مفاسد کو روکنے کی کوشش کی گئی ہے جو صنفی انتشار اور جنسی بے راہ روی سے پیدا ہوتے ہیں۔ جنسی بے راہ روی، صنفی جذبات کی بے قیدی، اور شرم وحیا کے بندھن ڈھیلے پڑ جانے کے باعث پیدا شدہ انتشار اور انارکی انسانی معاشرہ کے لیے تباہ کن ہیں

وَالّٰتِیۡ یَاۡتِیۡنَ الۡفَاحِشَۃَ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ فَاسۡتَشۡہِدُوۡا عَلَیۡہِنَّ اَرۡبَعَۃً مِّنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ شَہِدُوۡا فَاَمۡسِکُوۡہُنَّ فِی الۡبُیُوۡتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰہُنَّ الۡمَوۡتُ

اسلامی معاشرے کی تطہیر کے لیے احکام

- مدینہ میں اب مسلمانوں کی نئ حیثیت (امتِ مسلمہ کی ابتدائی شکل) کے پیشِ نظر، انکے معاشرتی معاملات اور سماجی مسائل زیرِ بحث - ان معاملات کے لیے احکامات اور ہدایات
- یہاں پہ مذکور احکامات اسلام کے قانون تعزیرات کے مستقل احکام نہیں ہیں بلکہ یہ وہ عارضی احکام ہیں جو مستقل قانون تعزیرات کے آنے سے پہلے مسلمان معاشرے کو صنفی جذبات کی بے قیدی سے بچانے کے لیے دیئے گئے
- اسلامی معاشرے میں عفت و عصمت کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر معاشرے میں جنسی بے راہ روی موجود ہے تو اس کی روک تھام کیسے ہو؟ اس کے لیے ابتدائی احکام یہاں آئے ہیں۔
- تفصیلی احکام سورۃ النور، سورۃ الاحزاب، اور سورۃ المائدۃ میں آئے ہیں
- یہ آیات مشکلات القرآن میں سے ہیں (جن کی تفسیر میں بہت اختلاف واقع ہوا ہے)
- ان آیات کو سمجھنے میں جو دو چیزیں مددگار ہو سکتی ہیں وہ اس وقت کے حالات اور دوسرا ان میں بیان کردہ احکام کی عارضی یا مختصر مدنی حیثیت ہے

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ

- پس منظر: مدینہ میں ایک مسلمان معاشرہ وجود میں آچکا تھا لیکن ابھی اس معاشرے میں نظم واستحکام پیدا نہیں ہوا تھا۔ مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم بھی آباد تھے۔ ان میں یہود خاص طور پر اپنا ایک مذہب اور قانون رکھتے تھے۔ ان پر اسلامی قانون نافذ نہیں کیا جاسکتا تھا اور خود اوس اور خزرج جن کی اکثریت مسلمان ہوچکی تھی ابھی تک مکمل طور پر اسلام کی آغوش میں نہیں آئے تھے۔ مدینہ کے اطراف میں غیر مسلم قبائل بھی موجود تھے وہ مسلمانوں سے تعلق تو رکھتے تھے لیکن پوری طرح اسلام کے زیر نگیں نہیں تھے۔
- ابھی مسلمان ریاست میں نہ اتنی قوت آئی تھی کہ وہ پورے مدینہ اور اس کے مضافات میں اسلامی حدود وتعزیرات نافذ کردیں اور نہ خود مسلمان ابھی قانونی پابندیوں کا بوجھ اٹھانے کے خوگر ہوئے تھے۔
- ان حالات میں اسلام کا قانون تعزیرات نافذ کرنا سراسر حکمت اور مصلحت کے خلاف تھا۔
- لیکن اسلام جس طرح شرک کو برداشت نہیں کرتا اسی طرح کسی صورت میں بے حیائی اور صنفی آوارگی کو بھی برداشت نہیں کرتا۔ اسی لیے حالات کی رعایت اور اس معاملے کی نوعیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اسلامی حدود وتعزیرات کے حوالے سے عارضی اور ابتدائی احکام دیئے
- جن کا مقصود — (۱) اخلاقی اقدار کا تحفظ ہوسکے، (۲) مسلمان اپنی امتیازی خصوصیات کو پہچان سکیں، (۳) اصل قانون تعزیرات کے لیے ذہنوں کو تیار ہونے کا موقعہ ملے۔

فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ فِى الۡبُيُوۡتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الۡمَوۡتُ..... وَالَّذٰنِ يَاۡتِيٰنِهَا مِنۡكُمۡ فَاٰذُوۡهُمَا‌ ۚ فَاِنۡ تَابَا وَاَصۡلَحَا فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمَا

- ان دونوں آیات ان عورتوں اور مردوں کے بارے میں احکام دیئے گئے ہیں جن سے زنا کا صدور ہوا ہو
- پہلی آیت (۱۵) میں اس عورت کے متعلق حکم دیا گیا ہے جو مسلمان ہو اور زنا کا ارتکاب کرے لیکن اس گناہ میں شریک مرد مسلمان معاشرے سے تعلق نہ رکھتا ہو
- ابھی تک نہ حجاب کے احکامات آئے ہیں نہ مسلمانوں اور غیر مسلموں میں تعلقات کی تہذیب کی گئ ہے
- مسلمان عورت پر اس جرم میں ملوث ہونے کی صورت میں ابتدائی تادیبی حکم لاگو کیا گیا ہے ــ کہ انھیں ان کے گھروں میں بطور سزا نظر بند کر دیا جائے یہاں تک کہ ان کی زندگی ختم ہو جائے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی دوسرا حکم نازل فرما دے (جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ایک عارضی سزا ہے اور اس کے بعد کوئی دوسری سزا تجویز ہونے والی ہے۔ جو سورۃ النور میں حکم کی صورت میں نازل ہوئی)
- چونکہ ابھی اسلامی ریاست کی قوتِ نافذہ (Writ) مدینہ اور اس کے اطراف کے تمام طبقوں مذاہب اور قبائل ہر قائم نہیں ہوئی اس لیے اس کام میں ملوث مرد جس کو قانونی گرفت میں لانا ممکن نہیں اس کا تذکرہ نہیں کیا گیا
- دوسری آیت (۱٦) میں زانی مرد اور زانیہ عورت دونوں کی سزا کا ذکر، جب دونوں مسلمان ہوں انھیں ایذا پہنچائی جائے، انھیں زجر و توبیخ کی جائے، ڈانٹ ڈپٹ کی جائے، تحقیر و تذلیل کی جائے، ضروری ہو تو مارنے سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ کوئی ایک طریقہ مقرر نہیں فرمایا بلکہ ایذا دہی کا جو طریقہ ارباب حل و عقد مناسب سمجھیں عمل میں لائیں - اور اگر وہ توبہ کریں، اپنے احوال کی اصلاح کر لیں تو انہیں چھوڑ دو

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ

بدکاری وزنا کی سزا کا نفاذ- گواہی کا نصاب پورا ہونے پر

- یہ چیز شریعت اسلامی کی حکمت بالغہ کا حصہ اور اس کا کمال ہے کہ اس نے معاملات اور موضوع کی اہمیت، تاثیر اور خطرے کے اعتبار سے گواہی کا خیال رکھا ہے، اور ہر معاملہ میں جو مناسب ہو گواہوں کی تعداد مقرر کی گئی
- جس معاملے کی گواہی دی جارہی ہے اس کے سخت ہونے اور شدید ہونے کے اعتبار سے گواہی بھی شدید ہو گی
- اگرچہ یہ درمیان مدنی احکامات ہیں لیکن یہاں جس چیز کو مستقل طور پر رکھا گیا ہے وہ گواہی کا نصاب ہے
- زنا و بدکاری سب سے برے اور فحش کام ہیں جس سے منع کیا گیا ہے تو اس کے بارے میں گواہی بھی اتنی ہی شدید رکھی گئی (۴ گواہ)، تاکہ حرمت کی بے پردگی نہ ہو، اور اسے ختم کرنے کا باعث بنے
- زنا و بدکاری کی سزا ایک حد (capital punishment) ہے، اس میں دو مجرموں کی سخت تذلیل ہوتی ہے اور پھر ان کے واسطہ سے دو خاندانوں اور نہ دیگر کتنے انسانوں کی تذلیل ہوتی ہے س کے ثبوت کے لیے عام نصاب شہادت کافی نہیں بلکہ اس سے ڈبل نصاب کی ضرورت تھی
- پھر گواہی کی تفصیلات اور جزئیات بھی حیران کن ہیں اور یہ سب اسی لیے کیا گیا ہے کہ بدکاری و فحاشی کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ لوگ بات بات پر اس کا الزام دھرتے پھریں- انہیں جان لینا چاہیے کہ اگر الزام لگانے والا ۴ گواہ نہ لاسکے تو اس پر حدِ قذف لگے گی کس کی سزا ۸۰ کوڑے ہیں

اِنَّمَا التَّوۡبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السُّوۡٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوۡبُوۡنَ مِنۡ قَرِيۡبٍ فَاُولٰٓـئِكَ يَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ ‌ؕ

اِنَّمَا التَّوۡبَةُ - کچھ نہیں سوائے اس کے کہ توبہ ہے

عَلَى اللّٰهِ - اللہ پر (اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنا اپنے ذمہ لے لیا)

لِلَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ - ان لوگوں کے لیے جو

السُّوۡٓءَ بِجَهَالَةٍ - برا (کام) نادانی میں

سُّوء - برائی - برا

ثُمَّ يَتُوۡبُوۡنَ - پھر وہ لوگ توبہ کرتے ہیں

مِنۡ قَرِيۡبٍ - قریب (یعنی جلدی) سے

فَاُولٰٓـئِكَ يَتُوۡبُ اللّٰهُ - تو یہ لوگ ہیں توبہ قبول کرتا ہے اللہ

عَلَيۡهِمۡ - جن کی

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا - اور اللہ خوب جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ
فَأُولَٰٓئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧﴾

در حقیقت اللہ پر توبہ کی قبولیت کا حق اُنہی لوگوں کے لیے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی برا فعل کر گزرتے ہیں اور اس کے بعد جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ اپنی نظر عنایت سے پھر متوجہ ہو جاتا ہے اور اللہ ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے

Allah accept the repentance of those who do evil in ignorance and repent soon afterwards; to them will Allah turn in mercy: For Allah is full of knowledge and wisdom.

آیت ۱۸-۱۷

توبہ کی قبولیت اور عدم قبولیت کی دو صورتیں

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ

اصلاح میں توبہ کی اہمیت

- دو سابقہ آیات میں - بداخلاقی میں مبتلا ہونے والوں کے لیے ایک عارضی قانون دیا گیا ہے۔ لیکن اصل زور اس بات پر دیا گیا ہے کہ گناہ میں مبتلا ہونے والے اگر اللہ سے توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو پھر ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے
- اس سے اصلاح اور توبہ کی اہمیت اور افادیت واضح کی گئی کہ اسلامی قانون کا اصل مقصد اصلاح ہے، محض سزا دینا نہیں- سزا دینے سے مقصود بھی اصلاح کی طرف راغب کرنا ہے۔
- ابھی اسلامی ریاست بہ ہمہ وجوہ قائم نہیں ہوئی تھی، تو ان آیات کے بعد فوراً توبہ پر مشتمل آیات نازل کی گئیں اور توبہ کا صحیح طریقہ بھی بتایا گیا اور توبہ کی ترغیب بھی دی گئی۔
- دیگر مذاہب میں توبہ کا تصور انتہائی مبہم، مایوس کن، اور کہیں کہیں پہ تو نا معقولیت پر مبنی ہے
- اسلام کا تصورِ توبہ یہ ہے کہ انسان جسمانی بیماریوں کی طرح روحانی بیماریوں کا شکار بھی ہوتا ہے - عقیدے کی خرابی ، اخلاق کا بگاڑ، معاملات کی بے اعتدالی یہ سب روحانی بیماریاں ہیں اور ان سے پھوٹنے والے اعمال غیر صالحہ بھی - کوئی وجہ نہیں کہ انسان کی جسمانی بیماریوں کی طرح ان روحانی بیماریوں کا علاج نہ ہو
- ان روحانی بیماریوں کا علاج اللہ کی طرف پلٹنا اور اس کے پیغمبر کی ہدایات کے مطابق زندگی کے اعمال کو درست کرنا ہے۔ اللہ کی طرف پلٹنے کے اس عمل کو توبہ کہتے ہیں

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰٓئِكَ يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ ط

- توبہ کے معنی ہی پلٹنے اور رجوع کرنے کے ہیں۔
- یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں انسان اپنے گناہ کا احساس اور اقرار کرتا ہے کہ اس نے اپنے آقا، مالک و خالق کا راستہ اور آستانہ چھوڑ کر شیطان یا اپنے نفس کا راستہ اختیار کر کے بہت بڑی معصیت اور غلطی کی ہے
- وہ اپنے اعمال کا جائزہ لیتا ہے ان میں سے ہر وہ عمل جس سے اللہ کی نافرمانی جھلکتی ہے اسے وہ چھوڑ دیتا ہے اور بھلائیوں اور نیکی کے کاموں میں سبقت اپنا شعار بنالیتا ہے۔ وہ کوشش کرتا ہے کہ مجھ سے جو کوتاہیاں ہوئی ہیں اس کی معافی مانگ کر میں اپنے اللہ کو راضی کرلوں ـــ یہی اصلاح احوال اور توبہ ہے
- یہاں توبہ اور اس کی قبولیت کے ضمن میں دو باتیں بتائی گئی ہیں:

1. اللہ ان لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جن سے گناہ کسی بھول چوک اور نادانی میں ہو گئے ہوں - وہ گناہوں پہ اصرار کرنے والے نہ ہوں یا اللہ سے سرکشی بغاوت میں مبتلا نہ ہوں
2. گناہ پہ جلد نادم ہو اور توبہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ احساسِ گناہ کے بعد بھی تاخیر کرتا رہے اور توبہ کو ٹالتا رہے

- وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ [آل عمران : ۱۳۵] اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں، یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پس اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا اور کون گناہ بخشتا ہے؟ اور انھوں نے جو کیا اس پر اصرار نہیں کرتے، جب کہ وہ جانتے ہوں

وَلَيۡسَتِ التَّوۡبَةُ لِلَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الۡمَوۡتُ قَالَ اِنِّىۡ تُبۡتُ الۡـٰٔنَ

وَلَيۡسَتِ التَّوۡبَةُ - اور نہیں ہے (ثابت) توبہ (اللہ پر)

لِلَّذِيۡنَ - ان لوگوں کے لیے جو

يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ - عمل کرتے رہتے ہیں برائیوں کا

السَّيِّئَات - سَيِّئُ کی جمع

برائی (برائیاں)

السَّيِّاٰتِ - کو جمع اور يَعۡمَلُوۡنَ کو مضارع لانا - گناہ کے استمرار اور اس کے اِصرار پر دلالت کرتا ہے

حَتّٰٓى - یہاں تک کہ

اِذَا حَضَرَ - جب سامنے آتی ہے

اَحَدَهُمُ الۡمَوۡتُ - ان کے کسی ایک کے موت

قَالَ - تو وہ کہتا ہے

اِنِّىۡ تُبۡتُ الۡـٰٔنَ - بیشک میں توبہ کرتا ہوں اب

الآن - ابھی، موجودہ وقت، اس وقت

وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾

وَلَا الَّذِيْنَ - اور نہ ہی ان کے لیے جو

يَمُوْتُوْنَ - مرتے ہیں

وَهُمْ كُفَّارٌ - اس حال میں کہ وہ کفر کرنے والے ہیں

اُولٰٓئِكَ - یہ لوگ ہیں

اَعْتَدْنَا لَهُمْ - ہم نے تیار کیا جن کے لیے (ع د د)

أَعْتَدَ يُعتِدُ ، إعتادًا - تیار کرنا۔ مہیا کرنا (IV)

عَذَابًا اَلِيْمًا - ایک دردناک عذاب

وَلَيۡسَتِ التَّوۡبَةُ لِلَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الۡمَوۡتُ قَالَ اِنِّىۡ
تُبۡتُ الۡـــٰٔنَ وَلَا الَّذِيۡنَ يَمُوۡتُوۡنَ وَهُمۡ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۸﴾

مگر توبہ اُن لوگوں کے لیے نہیں ہے جو برے کام کیے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت وقت آ جاتا ہے اُس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کی، اور اسی طرح توبہ اُن کے لیے بھی نہیں ہے جو مرتے دم تک کافر رہیں ایسے لوگوں کے لیے تو ہم نے درد ناک سزا تیار کر رکھی ہے

Of no effect is the repentance of those who continue to do evil, until death faces one of them, and he says, "Now have I repented indeed;" nor of those who die rejecting Faith: for them have We prepared a punishment most grievous.

محمد اقبال

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌ ؕ

کن لوگوں کی توبہ نہیں قبول ہوتی

- جو لوگ انجام سے بے خبر اور خوف الٰہی سے بے فکر ہو کر روز و شب گناہوں میں مشغول رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ موت کا فرشتہ ان کا گلا دبوچ لیتا ہے اور زندگی سے بالکل مایوس ہو جاتے ہیں۔ اس وقت ان کی آنکھیں کھلتی ہیں اور توبہ توبہ کہنے لگتے ہیں ، ایسی توبہ کو توبة اليأس کہا گیا ہے یعنی مایوسی کی توبہ اور ایسی توبہ قبول نہیں ہوتی۔
- موت کے آثار نمودار ہونے سے پہلے پہلے تک اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے
- عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، عن النبي صلى الله عليه وسلم– قال: إِنَّ اللهَ يَقبَلُ تَوبةَ الْعَبدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ- (صحیح الترمذی وابن ماجہ و احمد) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کو اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک کہ موت کے وقت روح حلق تک نہ پہنچ جائے
- دوسرا وہ شخص جو زندگی بھر اپنے کفر و باطل پر ہی اڑا رہا یہاں تک کہ وہ مرتے وقت یا آخرت میں پہنچ کر توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی، کہ کافر کا کوئی عمل قابل قبول نہیں
- مندرجہ بالا دو قسم کے افراد کی توبہ قبول نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں توبہ کا محرک ندامت، ضمیر کی بیداری، احساس گناہ اور تجدید عہد کا عزم و ارادہ نہیں ہے کہ اللہ اس پر مہربانی فرمائے، بلکہ یہاں ندامت کا محرک زندگی سے ناامیدی اور عذاب آخرت کا مشاہدہ ہے۔

آیت ۱۶ - ۱۷

- گناہ گاروں کی توبہ قبول ہونے کے بارے میں اللہ کا وعدہ ہے
- توبہ کا لازمی قبول ہونا گناہ گار کی جانب سے تاخیر نہ کرنے سے مشروط ہے۔
- گناہ کے ارتکاب کا سرچشمہ جہالت ہے (يَعْمَلُوْنَ السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ)
- گناہ گاروں کو توبہ کرنے اور اس میں تاخیر نہ کرنے کی ترغیب اور تشویق
- اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنے والوں کا بلند مقام و مرتبہ — فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ
- اللہ تعالیٰ کے وسیع علم کی طرف توجّہ، انسان کو غیر حقیقی توبہ سے روکتی ہے۔ — وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا
- موت کے وقت، گناہوں سے توبہ، قبول نہیں کی جائے گی
- موت کے وقت تک گناہ پر اصرار، توبہ کی قبولیت سے مانع بنتا ہے۔
- موت کے (آثار نمودار ہونے کے) وقت کافر کی توبہ (ایمان لانے) کا قبول نہ ہونا
- جو لوگ دنیا سے حالت کفر میں مرتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں ہر گز نہیں بخشے گا۔
- جو لوگ موت کے لحات تک اپنے کفر پر باقی رہتے ہیں اور آخری لمحہ ایمان لاتے ہیں (یا کفر کی حالت میں مرتے ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

اضافی مواد

Reference Material

توبہ

تَوبَہ: تَابَ یَتُوبُ تَوبَۃً سے مراد رجوع کرنا اور پلٹنا ہے

- اس سے مراد اعترافِ جرم کے بعد احساسِ ندامت کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنے اور آئندہ جرم نہ کرنے کی یقین دہانی ہے
- توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی (۱) آدمی گناہ کو گناہ سمجھے (۲) گناہوں پر نادم ہو (۳) آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرے (۴) جس حد تک ممکن ہو گناہوں کی تلافی کی کوشش کرے

اِسْتَغْفَار: غَفَرَ یَغْفِرُ کے معنیٰ "کسی چیز کو اس طرح ڈھانپ دینا کہ اس کے عیوب و نقائص چھپ جائیں"

- قول اور عمل کے ذریعے مغفرت طلب کرنا - (المفردات)
- استغفار، اللہ سے یہ درخواست ہے کہ
  - ← گناہوں کی پردہ پوشی کرے
  - ← انہیں دوسروں پر ظاہر نہ کرے
  - ← ان کے بارے میں محاسبہ نہ کرے
  - ← ان پر سزا نہ دے، انہیں بخش دے اور معاف کر دے

توبہ اور استغفار کا فرق

تَوبَہ :

- احساسِ گناہ کے بعد
- اعترافِ گناہ اور
- عزمِ اجتنابِ گناہ

اِسْتَغْفَار:

- درخوست پردہ پوشیٔ گناہ
- گذارشِ مغفرت
- گذارشِ عفو و درگذر
- درخواست عدم محاسبہ
- درخواست نجاتِ عذاب

توبہ کی اَہمیت وفضیلت

- بنی نوع انسان کا گناہوں میں پڑ جانا ایک لازمی امر ہے اس لیے کی انسان خطا کا پتلا ہے، غلطی اور گناہ اس کی سرشت میں شامل ہے ، اور جب انسان گناہ کرتا ہے تو وہ ایمان سے دور ہو جاتا ہے (اور یوں اپنے رب سے بھی)- یہ توبہ (رجوع الی اللہ) کا عمل ہے جو اسے پھر اپنے رب کے قریب لے کے آتا ہے
- قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ-

(اے نبیؐ) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو غفور و رحیم ہے... پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور مطیع بن جاؤ اُس کے قبل اِس کے کہ تم پر عذاب آ جائے اور پھر کہیں سے تمہیں مدد نہ مل سکے (39:53)

- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ أَبِيهِ (علي بن ابي طالب)، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَّ التَّوَّابَ –(مسند أحمد)

یقیناً اللہ اپنے اس مؤمن بندہ کو پسند کرتا ہے جو فتنوں میں سخت مبتلا ہو جاتا ہے اور پھر بہت توبہ کرتا ہے

توبہ کی اَہمیت و فضیلت

○ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (6/54)

جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہو "تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے رحم و کرم کا شیوہ اپنے اوپر لازم کر لیا ہے یہ اس کا رحم و کرم ہی ہے کہ اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھا ہو پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو وہ اُسے معاف کر دیتا ہے اور نرمی سے کام لیتا ہے"

○ عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : أنزل اللَّهُ عَلَيَّ أَمَانَيْنِ لأُمَّتِي : وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ سورة الأنفال آية 33 " وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ سورة الأنفال آية 33 فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيكُمُ الاسْتِغْفَارَ " ترمذی

اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیئے دو طرح کی سلامتی نازل کی ہے - پھر آپ نے سورۃ الانفال کی آیت 33 پڑھی: جب تک آپ ان کے درمیان میں موجود ہیں اللہ آپ کی قوم پر عذاب نازل نہیں کریگا- آیت کا دوسرا حصہ "اللہ کے لیئے سزاوار نہیں کہ وہ ان پر عذاب مسلط کرے جب تک وہ استغفار کرتے رہیں - پھر حضورؐ نے فرمایا میں چلا جاؤں گا تو پہلی سلامتی اٹھ جائیگی تو میں نے امت کیلیئے ان کے درمیان استغفار دوسری سلامتی کو چھوڑ دیا ہے جو قیامت تک باقی رہے گی

توبہ کی اَہمیت وفضیلت

- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال، قال رسول الله ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لو لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لهمْ (صحيح مسلم)
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو اس دنیا سے منتقل کر دے گا اور دوسری قوم کو پیدا فرما دے گا جو گناہ کریں گے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے پس اللہ ان کو بخش دیں گے۔
- عَنْ عَبْدِ اللَّه بن مسعود رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ " رواه ابن ماجه
- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا (پاک وصاف) ہو جاتا ہے۔ جیسے اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔
- وعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ. أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ، وابْنُ مَاجَهْ — تمام بنی آدم بہت خطاکار ہیں ، لیکن ان خطاکاروں میں بہتر وہ ہیں جو بار بار توبہ کرنے والے ہیں

توبہ کی اَہمیت وفضیلت

- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : وَاللَّهِ إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً (صحيح مسلم)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ کی قسم! میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔"

- عن الأغر بن يسار المزني رضي الله عنه قال: قال رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ، فإِنِّي أَتُوبُ فِي اليومِ إِلَيْهِ مِئَةَ مَرَّةٍ. (صحيح البخاري)

اے لوگو! اللہ سے توبہ کرو، اور اس سے مغفرت طلب کرو، کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں

- مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا ، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا ، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (رواه أبو داود وابن ماجه، وأحمد في "المسند"، والطبراني في "المعجم الأوسط)

جو شخص استغفار کو لازم کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر پریشانی سے نجات اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ عطا فرمادیتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے روزی بہم پہنچاتے ہیں کہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتی

توبہ کے لوازمات

توبہ کے لوازمات

قران میں سورۃ النساء آیت 17 اور سورۃ النحل آیت 119 اور قرآن و حدیث کے دیگر اشارات کی بنیاد پر توبہ کے مندرجہ ذیل لوازمات سامنے آتے ہیں

1. گناہ یا گناہوں پر دل سے نادم ہونا اور اللہ سے مغفرت طلب کرنا
2. گناہ پر اصرار نہ کرنا (حضرت آدم علیہ السلام کی طرح)۔ قولی یا عملی
3. توبہ میں غیر ضروری تاخیر سے گریز کرنا یعنی فوری طور پر رجوع کرنا ہے
4. گناہ یا غلطی ترک کرنے کا مصمم ارادہ کرنا اور عملی اقدام کرنا
5. اگر غلطی کا ازالہ ممکن ہو تو ازالہ کرنا (جیسے چرایا ہوا مال واپس کرنا)
6. اگر گناہ یا جرم کا تعلق ریاست کے حقوق سے متعلق سے تو خود کو ریاست کے حوالے کر دینا
7. چھوٹی کوتاہیوں پر اجمالی توبہ کرنا اور نیک اعمال سے انہیں مٹانے کی کوشش کرنا

گناہوں پر اقدام کے تین درجے

گناہوں پر اقدام کے تین درجے ہیں (احیاء العلوم - امام غزالیؒ)

1. پہلا یہ کہ کسی گناہ کا کبھی ارتکاب نہ ہو یہ تو فرشتوں کی خصوصیت ہے یا انبیاء علیہم السلام کی
2. دوسرا درجہ یہ ہے کہ گناہوں پر اقدام کرے اور پھر ان پر اصرار جاری رہے کبھی ان پر ندامت اور ان کے ترک کا خیال نہ آئے یہ درجہ شیاطین کا ہے۔
3. تیسرا درجہ بنی آدم کا ہے کہ گناہ سرزد ہو تو فوراً اس پر ندامت ہو اور آئندہ اس کے ترک کا پختہ عزم ہو

معلوم ہوا کہ گناہ سرزد ہونے کے بعد توبہ نہ کرنا خالص شیاطین کا ہے

- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (66/8)
- اے ایمان والو! تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جس دن کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو اور جو مسلمان ان کے ساتھ ہیں ان کو رسوا نہ کرے گا۔ (بلکہ) ان کا نور (ایمان) ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہو گا اور وہ خدا سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے

بندے کی توبہ اللہ کو کتنی پسند ہے؟

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"بلاشبہ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے، جب وہ اس کی طرف پلٹ کرآ جاتا ہے، بہت خوش ہوتا ہے۔ اُس (مسافر) سے زیادہ خوش، جس کی سواری (اونٹنی) جنگل بیابان میں اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر کہیں غائب ہو گئی، اُس (اونٹنی) پر اُس کے خورونوش کا (سارا) سامان بھی تھا (اس نے اِدھر اُدھر بہت تلاش کیا، مگر وہ کہیں نہ ملی) آخر ناامید ہو کر وہ ایک درخت کی چھاؤں میں آ کر پڑ رہا، وہ اُس (سواری کے ملنے) سے قطعی مایوس ہو چکا تھا۔ شدت یاس کا یہی عالم تھا کہ یکایک وہ دیکھتا ہے کہ اُس کی اونٹنی اُس کے پاس کھڑی ہے! اُس نے (جھٹ) اونٹنی کی نکیل اپنے ہاتھ میں لے لی اور شدتِ مسرت سے (بے اختیار ہاتھ اُٹھا کر) کہہ اُٹھا_____ اے اللہ! تو میرا بندہ ہے! میں تیرا رب ہوں"
کہنا کچھ چاہتا تھا مگر مارے خوشی کے کہہ کچھ گیا!
اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے اِس سے کہیں زیادہ خوشی ہوتی ہے!!" (مسلم)

- ...وَاللهِ لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ. باعًا. وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيِّ يَمْشِي، أَقْبَلْتَ إِلَيْهِ أُهَدْوِلُ...

- اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر تم میں سے ایسے آدمی کی نسبت بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جسے چٹیل بیابان میں اپنی گم شدہ سواری (سامان سمیت واپس) مل جاتی ہے۔ (میرا) جو بندہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کے قریب آ جاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے، میں دونوں ہاتھوں کی پوری لمبائی کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو چلتا ہوا میری طرف آتا ہے، میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں

توبہ کا دروازہ - کب تک کھلا ہے؟

- ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا " (رواہ مسلم و احمد)

اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ دن کو برائی کرنے والا رات کو توبہ کرے۔اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ رات کو گناہ کا ارتکاب کرنے والا دن کو توبہ کرے۔یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے، جو قربِ قیامت کی نشانی ہے۔اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

- موت کے آثار نمودار ہونے سے پہلے پہلے تک اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے

- عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إِنَّ اللَّهَ يَقبَلُ تَوبَةَ الْعَبدِ مَا لَم يُغَرْغِرْ– (صحيح الترمذي و ابن ماجه و احمد)

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کو اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک کہ موت کے وقت روح حلق تک نہ پہنچ جائے

توبہ کے بارے میں غلط تصورات

ہمارے معاشرے میں توبہ اور استغفار سے متعلق چند غلط تصورت پائے جاتے ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں

- توبہ صرف اس وقت کرنی چاہیے جب انسان سے کسی گناہ کا صدور ہو ۔ (توبہ بذات خود ایک مستقل عبادت ہے ہر روز ہر وقت اللہ کے حضور توبہ کرنی چاہیے ۔آپ ﷺ معصوم عن الخطا ہونے کے باوجود بھی ایک نشست یا ایک دین میں سو سو مرتبہ استغفار کرتے)
- زبانی توبہ کو کافی سمجھنا اور عمل سے گریز
- کسی بزرگ سے دعا کو کافی یا لازم سمجھنا
- چند وظائف کو توبہ کا نعم البدل سمجھنا
- گناہ کو نا قابل معافی تصور کرنا اور مایوس ہو جانا
- توبہ کے بعد دوبارہ گناہ سرزد ہو جانے پر گناہ ترک کرنے کی کوشش چھوڑ دینا
- گناہوں کی مغفرت کے بارے میں شفاعت، دعائے مغفرت، ایصال ثواب یا دیگر سہاروں کو بنیاد بنانا
- عوام کی اکثریت کے عمل کی بنا پر گناہ کو گناہ سمجھنا ترک کر دینا

توبہ میں درپیش مشکلات اوران کا علاج

بعض اوقات معاشرے میں لوگوں کو توبہ کرنے میں کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ان میں سے چندایک یہ ہیں:

- گناہ سے لاعلمی ۔اگر گناہ کا علم ہی نہ ہو تو توبہ ممکن نہیں۔ جیسے اگر کسی کو یہ علم ہی نہیں کہ دوسروں کی پیٹھ پیچھے برائی کرنا غیبت ہے، یہ لاعلمی کسی گناہ کا جواز نہیں ہے اس لیے علم حاصل کرنا لازم ہے
- گناہ کے اسباب سے لاعلمی ۔ گناہ کا تو علم ہے لیکن یہ پتا نہیں چل رہا کہ یہ گناہ کیوں ہو رہا ہے؟ چنانچہ زبانی توبہ کرنے کے باوجود عملی طور پر ناکامی۔ چنانچہ توبہ کرنے سے قبل گناہ کا سبب معلوم کرنا بھی اہم
  - جیسے جذبات کی مغلوبیت جس میں غصے میں کسی کو گالی دے دینا یا شہوت کے زیر اثر بد فعلی کرلینا۔ چنانچہ توبہ کرنے سے قبل جذبات سے آگاہی اوران پر قابو پانا لازم ہے
  - مفادات کا تحفظ جیسے تاجروں کا ناجائز ذخیرہ اندوزی کرنا۔علاج: اللہ پر بھروسہ کریں اور غیر اختیاری امور میں ناجائز اقدام کی بجائے تفویض و صبر کا مظاہرہ کرنا
  - خواہشات میں افراط و تفریط — کی مختلف صورتیں انسان کی گناہوں کی طرف لے جاتی ہیں (اسراف، بخل، بلاضرورت تجرد کی زندگی وغیرہ)
  - بری عادات (گناہوں کا باعث بن سکتی ہیں) ۔ ان کا ادراک اوران سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرنا

توبہ میں درپیش مشکلات اور ان کا علاج

....گناہ کے اسباب سے لاعلمی

– انا پرستی اور استکبار ایک اور سبب ہے۔ انا کے بت کو توڑنے کے لئے تربیت اور تزکیہ کی ضرورت ہے۔
– تعصّبات۔ فرقہ وارانہ، لسانی، نسلی وغیرہ۔ علاج: دوسرے لوگوں کے نقطۂ نظر کو وسعت قلبی سے پڑھنا، سننا، اور غلطی کا مارجن دیتے ہوئے نیک نیت سمجھنا۔ تعصّبات کے بارے میں اسلامی نظریات کو سمجھنا اس مسئلے کا سب سے بڑا اور شافعی علاج ہے)

قوت ارادی کی کمزوری

○ توبہ میں ایک سب سے بڑی مشکل قوت اردی کی کمی ہے۔ گناہ کا علم بھی ہو گیا اور سبب بھی پتا چل گیا۔ توبہ بھی کرلی لیکن کچھ دنوں بعد پھر وہی گناہ صادر ہو گیا

علاج: قوت ارادی کو مضبوط بنانا کے لئے (گناہ ہونے کی صورت میں) اپنے اوپر مال صدقہ کرنا یا روزہ رکھنا ہے یا نوافل پڑھنا لازم کرلیں، اہل علم کی صحبت، ان وجوہات پہ غور و فکر بھی اس ضمن میں معاون

اللہ کے بارے میں غلط تصورات

○ توبہ کی ایک اور مشکل خود ساختہ اور غلط تصورات کا ہونا ہے۔ جیسے ایک شخص اللہ کو غفور ورحیم مانتے ہوئے نافرمانی کرتا رہے اور یہ سمجھے کہ سب معاف ہو جائے گا۔ یا کوئی اپنے گناہوں کی کثرت کی بنا پر اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائے۔ یا کسی کا تکیہ کسی بزرگ کی سفارش پر ہو۔ ان غلط فہمیوں کا علاج اللہ کی صفات کا درست ادراک ہے۔

توبہ (متفرقات)

توبۃ النصوح کیا ہے؟

- ایک سچی، کھری اور پُر عزم توبہ۔ جس میں اللہ سے رجوع کرنا، اپنے قصور کا اعتراف کرکے معافی مانگنا اُس کی تلافی کرنا، اپنی اصلاح کرنا، اور اس گناہ کی طرف دوبارہ نہ لوٹنے کا عزم شامل ہے

اس بات کا یقین کیسے ہوگا کہ توبہ قبول ہو گئ؟

- اس کا یقینی علم تو اللہ کے پاس ہی ہے۔ البتہ اطمینان قلب، گناہ سے نجات اور ایک طیب زندگی کا آغاز توبہ کی قبولیت کے اشارات ہیں۔ مزید یہ کہ اگر توبہ کے تمام لوازمات پورے کردیئے جائیں تو توبہ کی قبولیت یقینی

جو لوگ کسی لاعلاج مرض (کینسر وغیرہ) میں مبتلا ہوں تو کیا ان پر توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے؟

- انکی موت نہ تو متعین صورت میں سامنے آئی ہے اور نہ ہی غیب کا پردہ ان پر چاک ہوا ہے۔ چنانچہ جب تک یہ حالت امتحان میں ہیں، توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

کون سے گناہ اچھے اعمال سے معاف ہو جاتے اور کن کے لئے توبہ کرنا لازم ہے؟

- بلا ارادہ چھوٹے موٹے گناہ اچھے اعمال سے مٹ جاتے ہیں لیکن بڑے گناہوں کے لئے توبہ لازم خواہ وہ حقوق فی العباد میں ہوں یا حقوق فی اللہ میں۔

توبہ (متفرقات)

کیا گناہ کو راز میں رکھنا اور اس کا چرچا نہ کرنا توبہ کے لئے بہتر ہے؟

- اگر ایک گناہ سرزد ہو گیا تو یہ بندے اور اللہ کے درمیان ہے۔ لیکن جب گناہ کو غیر متعلقہ افراد کے سامنے بیان کر دیا جائے تو اس طرح دوسرے لوگ آپ کے گناہ کے گواہ بن گئے۔ مزید یہ کہ گناہ کا بلا ضرورت افشا کرنا دوسروں کو گناہ پر مائل کر سکتا ہے۔

وہ کون سے گناہ ہیں جن پر توبہ کے لئے ریاست کی سزا بھگتنا لازم ہے؟

- وہ گناہ جن کا ازالہ ریاست کے قانون کو ملوث کئے بنا نہیں ہو سکتا ان پر خود کو قانون کے حوالے کر دینا توبہ کے لئے لازم ہے۔ مثال کے طور پر قتل عمد میں اگر دیت بھی ادا کرنی ہے تو ریاستی معاملہ ہے۔ دوسری جانب اگر کسی نے چوری کی ہے تو وہ اگر متاثرہ شخص کا نقصان پورا کر دے تو ریاست کو ملوث کئے بنا بھی توبہ ممکن ہے

کیا صدقہ و خیرات توبہ کی قبولیت میں مددگار ہے؟

- جی ہاں، توبہ کی قبولیت میں صدقہ و خیرات بہت مددگار ہے- اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے "اگر تم صدقہ و خیرات ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے، اور اگر تم اسے پوشیدہ پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، اللہ تعالی تمہارے گناہوں کو بخش دے گا (البقرۃ - 271)

توبہ (متفرقات)

حد سے زیادہ احساس ندامت کا ہونا کیا توبہ کے لئے مفید ہے؟

○ حد سے زیادہ ندامت کے احساس سے نفسیاتی بیماریاں جنم لیتی ہیں اور عمل میں کمی آتی ہے نیز اللہ تعالیٰ کے بارے میں بد گمانی پیدا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص نے زنا کر دیا۔ پھر اس نے توبہ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے توبہ بھی کر لی۔ اب اگر وہ ساری زندگی اس گناہ پر ملول و فکر مند رہا تو ممکن ہے شیطان اسے رب سے مایوس کر دے۔ نیز حد سے زیادہ گناہ کا احساس ضرورت سے زیادہ حساسیت پیدا کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہم اور خبط بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ افراط و تفریط سے بچنا لازم ہے۔

گناہ کو گناہ سمجھتے ہوئے یہ سوچ رکھ کر کرنا کہ گناہ کے بعد توبہ کر لوں گا؟

○ اس نیت سے گناہ کرنا کہ اس کے بعد توبہ کر لوں گا یا توبہ کی امید پر گناہ کیئے چلے جانا، سخت نادانی کا فعل ہے یہ شیطان کا دھوکا ہے،۔ موت کا کسی کو پتا نہیں، کیا معلوم گناہ کرتے ہوئے ہی موت آ جائے، اس لیے ہر وقت گناہ سے بچنے کی فکر کرنا چاہیے، اس سے حسنِ خاتمہ نصیب ہونے کی قوی امید رہتی ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ - اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو جیسا ڈرنے کا حق ہے، اور تمہیں موت آئے تو اس حالت میں کہ تم مطیع و فرمانبردار ہو

توبہ - متفرقات

توبہ سے ناامیدی جرم ہے

- حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک واقعہ بیان کیا:

اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللہِ لَا یَغْفِرُ اللہُ لِفُلَانٍ ' وَاِنَّ اللہَ تَعَالٰی قَالَ: مَنْ ذَاالَّذِیْ یَتَأَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لاَ اَغْفِرَ لِفُلَانٍ ؟ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ (رواہ مسلم–باب النهی عن تقنيط الانسان من رحمة الله تعالیٰ.)

"ایک شخص نے یہ کہا: اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو کبھی معاف نہیں کرے گا. اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ کون ہے جو میرے اوپر حاکم ہونے کا دعوے دار ہے (یعنی میری طرف سے حکم لگارہاہے) کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا! اس کو تو میں نے معاف کر دیا اور اس شخص کے تمام اعمال میں نے ضائع کر دیے (یعنی اس شخص نے میرے بندے کو میری رحمت اور شانِ غفاری سے مایوس کیا تھا اس لیے میں نے اس کے تمام اعمال ضائع کر دیے).

کسی برے سے برے شخص کے بارے میں ایسا گمان نہیں کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے سکتا ہے اوراس کے لیے راستہ کھول سکتا ہے اور انسان کو اپنی نیکی پر کبھی زعم نہیں ہونا چاہیے کسی ناپسندیدہ عمل کی وجہ سے اس کی ساری نیکیاں ضائع ہو سکتی ہیں

توبہ - متفرقات

توبہ سے ناامیدی جرم ہے

○ حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک واقعہ بیان کیا:

اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ ' وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ ذَاالَّذِىْ يَتَأَلّٰى عَلَىَّ اَنْ لاَ اَغْفِرَ لِفُلَانٍ ؟ فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ (رواہ مسلم–باب النهى عن تقنيط الانسان من رحمة الله تعالىٰ.)

"ایک شخص نے یہ کہا: اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو کبھی معاف نہیں کرے گا. اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ کون ہے جو میرے اوپر حاکم ہونے کا دعوے دار ہے (یعنی میری طرف سے حکم لگارہا ہے) کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا! اس کو تو میں نے معاف کر دیا اور اس شخص کے تمام اعمال میں نے ضائع کر دیے (یعنی اس شخص نے میرے بندے کو میری رحمت اور شانِ غفاری سے مایوس کیا تھا اس لیے میں نے اس کے تمام اعمال ضائع کر دیے).

کسی برے سے برے شخص کے بارے میں ایسا گمان نہیں کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے سکتا ہے اور اس کے لیے راستہ کھول سکتا ہے اور انسان کو اپنی نیکی پر کبھی زعم نہیں ہونا چاہیے کسی ناپسندیدہ عمل کی وجہ سے اس کی ساری نیکیاں ضائع ہو سکتی ہیں

اجتماعی توبہ

- جو گناہ انفرادی حیثیت کے ہوتے ہیں ان پر ایک شخص کو انفرادی طور پر توبہ واستغفار کرنی چاہیے
- لیکن ایسے گناہ، اللہ کی نافرمانی، بغاوت اور سرکشی جس میں کوئی گروہ، قوم یا کوئی اجتماعیت ملوث ہو وہ ایک اجتماعی گناہ ہے ـــ اس کی تلافی اجتماعی توبہ ہی سے ممکن ہے
- **اجتماعی گناہ کی مثالیں** - سود کے نظام (جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بغاوت پہ مشتمل ہے) کو نافذ کرنا، اس کی حفاظت کرنا، اس کی وکالت کرنا، اس کو ختم کرنے کی کوئی عملی کوشش نہ کرنا، ریاست میں اللہ کی حاکمیت کی بجائے جمہور اور عوام کی حاکمیت کا نظام (قائم کرنا اور قائم رکھنا)، فحاشی اور عریانی کا چال چلن ہونا .... یہ سب اجتماعی گناہ کے زمرے میں ـــ جن کا ازالہ بھی اجتماعی توبہ سے ہونا چاہیے
- **اجتماعی توبہ کا طریق کار**-
  - ← افراد انفرادی طور پر توبہ کریں اور زندگی میں جو حرام شے ہے اسے فوراً نکال باہر کریں اور یہ اگر حکومت کی سرپرستی میں ہو تو ہر ممکنہ حد تک اس سے اجتناب کی کوشش کریں (جیسے سود وغیرہ)
  - ← اسلامی احکام اور اسلامی تعلیمات پر اپنی امکانی حد تک عمل پیرا ہوں
  - ← اجتماعی توبہ کا اہم مرحلہ یہ ہے کہ ایک عزم مصمم کیا جائے کہ زندگی میں اپنی توانائیاں، قوتیں اور صلاحیتیں دین کو قائم کرنے کی جدوجہد میں لگائیں گے جس سے ایسا نظام قائم ہوگا جو اللہ کی نافرمانی کا نہیں بلکہ اس کی اطاعت وفرمانبرداری کا نظام ہوگا

توبہ کے الفاظ

سيد الاستغفار

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي ، لا إِلَه إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وأَنَا عَبْدُكَ ، وأَنَا على عهْدِكَ ووعْدِكَ ما اسْتَطَعْتُ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ما صنَعْتُ ، أَبوءُ لَكَ بِنِعْمتِكَ علَيَ ، وأَبُوءُ بذَنْبي فَاغْفِرْ لي ، فَإِنَّهُ لا يغْفِرُ الذُّنُوبِ إِلاَّ أَنْتَ

. منْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِناً بِهَا ، فَماتَ مِنْ يوْمِهِ قَبْل أَنْ يُمْسِيَ ، فَهُو مِنْ أَهْلِ الجنَّةِ ، ومَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وهُو مُوقِنٌ بها فَمَاتَ قَبل أَنْ يُصْبِح ، فهُو مِنْ أَهْلِ الجنَّةِ رواه البخاري

اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں جہاں تک طاقت رکھتا ہوں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے عمل و کردار کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میرے اوپر تیری جو بھی نعمتیں ہیں آپ کے سامنے ان کا اقرار کرتا ہوں، اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تو مجھے معاف کردے، تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا اور کوئی نہیں ہے

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ثواب کی امید رکھتے ہوئے اسے دن میں (جیسے صبح کے وقت) پڑھ لے اور شام سے پہلے انتقال کرجائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا اور جو رات کے وقت ثواب کے یقین کے ساتھ پڑھ لے اور صبح سے پہلے انتقال کرجائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا۔

توبہ کے الفاظ

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی اکرم صلی ﷺ نے فرمایا :

”جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں تو وہ اٹھنے سے پہلے

سُبْحَانَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ، أشْهَدُ أن لَا إِلٰهَ إِلَّا أنْتَ أَستغفرُکَ وَ أتُوْبُ إِلَيْکَ

(اے اللہ میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں) کہے تو ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (ترمذی، الجامع الصحیح، باب ما یقول إذا قام من مجلسه)

- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص بستر پر لیٹتے وقت تین مرتبہ یہ کہہ لے **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ**

(میں اپنے رب اللہ سے ہر گناہ کی معافی طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں)

تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے بقدر ہوں، اگرچہ وہ درختوں کے پتوں کی تعداد میں ہوں، اگرچہ وہ عالج بیابان کے ریت کے بقدر ہوں۔ (الترمذی ۲/۱۷۶)

توبہ کے الفاظ

- جس نے اچھی طرح وضو کیا، پھر کلمہ شہادت پڑھا اور یہ دعا مانگی
- اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ المتَطَهِّرِيْنَ. (ترمذی، الجامع الصحیح، باب ما یقال بعد الوضوء) " اے اللہ! مجھے خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاک ہونے والوں میں سے بنا دے " اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے
- اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ ط اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

میں اپنے پروردگار اللہ سے معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ کی جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر۔اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ کی جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ کی بھی جسے میں نہیں جانتا۔(اے اللہ!) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا، عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے

مندرجہ بالا توبہ و استغفار کے کلمات (جو کلمہ استغفار کے نام سے معروف ہیں)، اس ترتیب سے تو قرآن و احادیث میں نہیں آئے لیکن اس کے الفاظ مختلف احادیث میں متفرق طور پر موجود ہیں